خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 21 اکتوبر 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 236 ہفتہ 25 جمادی الاول-1416ھ' 21 اخاء 1374ہش' 21- اکتوبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کرتے رہو اور کراتے رہو

دعا کرتے رہو اور کراتے رہو (-) طبیعت پر جبر کر کے جو کام کیا جاتا ہے ثواب اسی کا ہوتا ہے اور اسی کا نام نفس لوّامہ ہے کہ طبیعت آرام کرنا چاہتی ہے اور محبوبات نفسانی کی طرف کھچی جاتی ہے۔ مگر بزور اسے مغلوب کر کے خدا کے احکام کے ماتحت چلاتا ہے اس لئے اجر پاتا ہے۔ ثواب کی حد نفس لوّامہ تک ہی ہے اور اسے ہی خدا نے پسند کیا ہے۔ چنانچہ "کلام الٰہی" میں بھی قسم نفس لوّامہ کی ہی خدا نے کھائی ہے۔ مطمئنہ کی نہیں۔ مطمئنہ میں جا کر ثواب نہیں رہتا۔ کیونکہ وہاں کوئی کشاکشی اور جنگ نہیں۔ وہ تو امن کی حالت ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگرچہ (صاحب ایمان) کو دکھ بھی اٹھانے پڑتے ہیں اور قسم قسم کے مصائب اور شدائد کے اندر سے گذرنا پڑتا ہے۔ خواہ لوگ اس کے کتنے ہی برے نام رکھیں اور خواہ اس کے تباہ اور برباد کرنے کے لئے کچھ بھی ارادے کریں' لیکن آخر وہ بچا لیا جاتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور اسے عزیز رکھتا ہے۔ اس لئے دنیا اس کو ہلاک نہیں کر سکتی۔ (صاحب ایمان) اور اس کے غیر میں امتیاز ضرور ہوتا ہے اور یہ میزان خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ خدا کی آنکھیں خوب دیکھتی ہیں کہ کون بد اور شریر ہے۔ خدا کو کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا۔ پس تم دنیا کی پروا نہ کرو۔ بلکہ اپنے اندر کو صاف کرو۔ یہ دھوکا مت کھاؤ کہ ظاہری رسم ہی کافی ہے۔ نہیں۔ امن اس وقت آتا ہے جب انسان سچے طور سے خدا تعالیٰ کے حرم میں داخل ہو۔

(مفلوظات جلد چہارم صفحہ 184)

قربانی پیش کرتے وقت نیّتوں کو درست اور پاک کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ہم ہر چیز جو خدا کے حضور بہت ہی سجا کر بھی پیش کریں اللہ کے نزدیک جو حقیقت میں غنی ہے اور ذوق کے اعتبار سے خدا کا ذوق اس کی خلقت میں اس کی ہر چیز میں جو دکھائی دیتا ہے وہ ہماری سجاوٹ کی کوئی حیثیت ہی نہیں سمجھتا فی الحقیقت۔ لیکن کیونکہ حمید ہے صرف غنی نہیں ہے اس لئے وہ اپنے حمد کے جلوے میں ہم پر اترتا ہے اور صاحب حمد بن کر ہماری کمزور چیزوں کو بھی پیار کی نظر سے دیکھتا ہے۔ مگر نیّتوں پر نظر رکھتے ہوئے نہ کہ ظاہر پر نظر رکھتے ہوئے۔ اسی لئے (کلام الٰہی) کی جو آیت میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے

اس میں فرمایا ہے (-) دیکھو خبیث کی نیّت نہ کرنا۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ ہم نیّت نہ بھی کریں تو پھر بھی مال خبیث ہو سکتا ہے۔ بعض دفعہ ایک انسان کو پتہ ہی نہیں ہوتا اپنے کسی پیارے کو تحفہ بھیجا اور اس عرصے میں اس کے علم کے بغیر اس میں زہر پیدا ہو چکا تھا اور دوسرے دن حال پوچھا تو پتہ لگا کہ ساری رات ان بے چاروں کو الٹیاں آتی رہیں اور بے حال رہے حالانکہ جس نے بھیجا تھا اس کی نیّت میں کوئی فتور نہیں تھا۔ تو بسا اوقات نیّت میں فتور نہ ہونے کے نتیجے میں بھی چیز خراب ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خراب چیز کی میں بحث چھیڑتا ہی نہیں۔ تمہاری نیت پاک ہو تو ہر چیز کو قبول کر لوں گا اور نیت پاک نہ ہو تو تمہاری ساری چیزیں دراصل تو ایسی ہیں جو خدا کے لئے قبول کرنے کے لائق ہیں ہی نہیں۔ نیت ہی ہے جو فرق ڈالتی ہے۔ اس لئے نیتوں کو پاک صاف رکھنا اور اگر نیّتیں پاک ہوں تو پھر ہر کوشش جو نیت کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے وہ پیاری لگتی ہے۔ وہ بچی ہوئی چیز خواہ دنیا کے ذوق سے کتنی ہی گری ہوئی ہو مگر اگر نیت میں محبت ہے اور خوش کرنا ہے تو ہر حالت میں وہ چیز اچھی لگے گی۔

پس خدا تعالیٰ نے یہ حکمت ہمیں سکھائی کہ میری راہ میں قربانی پیش کرتے ہوئے اپنی نیّتوں کو کھنگالو۔ ان کو صاف ستھرا رکھو اور پاکیزہ کی نیت باندھو' پھر دیکھو میں تم سے کیسا سلوک کرتا

باقی صفحہ 7 پر

جو شخص خدا تعالیٰ سے پوشیدہ طور پر صلح کر لیتا ہے خدا تعالیٰ اسے عزت دیتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

کامیابی

○ مکرم سمیع اللہ صاحب سیال وکیل الدیوان تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔
خاکسار کے فرزند ڈاکٹر ضیاء اللہ سیال MBBS نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے پوسٹ گریجوایٹ میڈیسن کا امتحان FCPS نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کر لیا ہے۔
عزیزم اس وقت جنرل ہسپتال لاہور میں سروس کر رہا ہے۔ اس کا ارادہ MRCP کرنے کا ہے۔ احباب جماعت سے اس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزم کو اس میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم مبشر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ کے دل کا اپریشن ہفتہ کے روز راولپنڈی میں ہو رہا ہے۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے
○ مکرم عبدالرشید احمد نائب مہتمم اطفال پاکستان کے بڑے بھائی مکرم عبدالحمید اسلم صاحب مقیم جرمنی ابن مکرم عبدالسلام صاحب سابق باڈی گارڈ حضرت امام جماعت احمدیہ شدید بیمار ہیں۔ کیفیت قابل فکر ہے۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب رخصتانہ

○ مکرم رزاق محمود طاہر صاحب ابن مکرم حکیم بشیر احمد صاحب چک نمبر 36 جنوبی کی شادی ہمراہ عزیزہ مکرمہ شہناز مسرت صاحبہ بنت مکرم محمد دین صاحب ٹھیکیدار دارالعلوم شرقی ربوہ مورخہ 15- اکتوبر 1995ء کو انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ میں دعا مکرم ماسٹر عبدالجید صاحب صدر محلہ نے کروائی۔ اگلے روز چک نمبر 36 جنوبی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مرکز سے صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان محترم راجہ منیر احمد خان صاحب نے شرکت فرمائی اور دعا کرائی۔
مکرم رزاق محمود طاہر صاحب کا نکاح مورخہ 10- اکتوبر 95ء بعد عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مبلغ 20 ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اور دعا کرائی تھی۔
اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

21- اخاء 1374 ھش 21 - اکتوبر 1995ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

1- یہ بھی یاد رکھو کہ مذہب صرف قیل و قال کا نام نہیں بلکہ جب تک عملی حالت نہ ہو کچھ نہیں۔ خدا اس کو پسند نہیں کرتا۔ جس قدر بزرگ اسلام میں یا ہندوؤں میں اوتار وغیرہ گذرے ہیں ان کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے عمل سے ان سچائیوں کو جن کا وہ وعظ کرتے تھے ثابت کر دکھایا ہے (کلام الٰہی) میں بھی یہی تعلیم ہے (-) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اپنے آپ کو درست کرو۔ جس شخص کے اندر خود روشنی اور نور نہیں ہے وہ اگر زبان سے کام لے گا تو وہ مذہب کو بچوں کا کھیل بنا دے گا اور حقیقت میں ایسے ہی مصلحوں سے ملک کو نقصان پہنچا ہے۔ ان کی زبان پر تو منطق اور فلسفہ جاری رہتا ہے مگر اندر خالی ہوتا ہے۔

2- اس قسم کے لوگ ہمیشہ گذرے ہیں جو چاہتے ہیں کہ بغیر کسی قسم کی محنت اور تکلیف اور سعی اور مجاہدہ کے وہ کمالات حاصل کرلیں جو مجاہدات سے حاصل ہوتے ہیں۔ صوفیاء کرام کے حالات میں لکھا ہے کہ بعض لوگوں نے آکر ان سے کہا کہ کوئی ایسا انتظام ہو کہ ہم پھونک مارنے سے ولی ہو جاویں۔ ایسے لوگوں کے جواب میں انہوں نے یہی فرمایا کہ پھونک کے واسطے بھی تو قریب ہونے کی ضرورت ہے' کیونکہ پھونک بھی دور سے نہیں لگتی۔

(کلام الٰہی) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعنی کوئی انسان بغیر سعی کے کمال حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ قانون ہے۔ پھر اس کے خلاف اگر کوئی کچھ حاصل کرنا چاہے تو وہ خدا تعالیٰ کے قانون کو توڑتا ہے اور اسے آزماتا ہے۔ اس لئے محروم رہے گا۔ دنیا کے عام کاروبار میں بھی تو یہ سلسلہ نہیں ہے کہ پھونک مار کر کچھ حاصل ہو جائے یا بدوں سعی اور مجاہدہ کے کوئی کامیابی مل سکے۔ دیکھو۔ آپ شہر سے چلے تو سٹیشن پر پہنچے۔ اگر شہر سے ہی نہ چلتے تو کیونکر پہنچتے۔ پاؤں کو حرکت دینی پڑتی ہے یا نہیں؟ اسی طرح سے جس قدر کاروبار دنیا کے ہیں سب میں اول انسان کو کچھ کرنا پڑتا ہے۔ جب وہ ہاتھ پاؤں ہلاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی برکت ڈال دیتا ہے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ کی راہ میں وہی لوگ کمال حاصل کرتے ہیں جو مجاہدہ کرتے ہیں (-) پس کوشش کرنی چاہئے کیونکہ مجاہدہ ہی کامیابیوں کی راہ ہے۔

3- جو شخص نری دعا کرتا ہے اور جدوجہد نہیں کرتا وہ بہرہ یاب نہیں ہوتا۔ جیسے کسان بیج بو کر اگر جدوجہد نہ کرے تو پھل کا امیدوار کیسے بن سکتا ہے۔ اور یہ سنت اللہ ہے۔ اگر بیج بو کر صرف دعا کرتے ہیں تو ضرور محروم رہیں گے۔ مثلاً دو کسان ہیں ایک تو سخت محنت اور کلبہ رانی کرتا ہے۔ یہ تو ضرور کامیاب ہوگا۔ دوسرا کسان محنت نہیں کرتا یا کم کرتا ہے۔ اس کی پیداوار ہمیشہ ناقص رہے گی جس سے وہ شاید سرکاری محصول بھی ادا نہ کرسکے اور وہ ہمیشہ مفلس رہے گا۔ اسی طرح دینی کام بھی ہیں۔ انہیں میں منافق' انہیں میں نکمے' انہیں میں صالح' انہیں میں ابدال' قطب' غوث بنتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک درجہ پاتے ہیں۔ اور بعض چالیس چالیس برس سے نماز پڑھتے ہیں مگر ہنوز روز اول ہی ہے اور کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ تیس روزوں سے کوئی فائدہ محسوس نہیں کرتے۔ بہت لوگ کہتے ہیں کہ ہم بڑے متقی اور مدت کے نماز خواں ہیں مگر ہمیں امداد الٰہی نہیں ملتی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ رسمی اور تقلیدی عبادت کرتے ہیں۔ ترقی کا کبھی خیال نہیں۔ گناہوں کی جستجو ہی نہیں۔ سچی توبہ کی طلب ہی نہیں۔ پس وہ پہلے قدم پر ہی رہتے ہیں۔ ایسے انسان بہائم سے کم نہیں۔ ایسی عبادتیں خدا کی طرف سے ذلیل لاتی ہیں۔ عبادت تو وہ ہے جو اپنے ساتھ ترقی لے آوے۔

آدمی آدمی پہ ڈھائے ظلم
کس کو کس طرح راس آئے ظلم
کتنا بدبخت بدنصیب ہے جو
نیکیوں کی جگہ کمائے ظلم

ابوالاقبال

بہ یاد قائد اعظم

پڑی نظر جو وطن کے حسیں اجالوں پر
کرن حیات کی چھائی مرے خیالوں پر

کرن یہ عرصۂ حالات کا سویرا تھا
بڑے حسین خیالات کا سویرا تھا
اُفق تھا ساز کا نغمات کا سویرا تھا
کرن یہ روحِ خرابات کا سویرا تھا

مری نظر میں وہ مردِ عظیم لہرایا
وہ جس نے تاجِ خودی اہلِ دل کو پہنایا

ہوائے فکر و نظر ذہن و دل کو راس آئی
بہارِ نَو نے عطا کی چمن کو برنائی!
شگفتہ پھُولوں نے کھولی کتاب رعنائی
ہوئی فروزاں دلوں پہ وہ صبحِ یکجائی

وہ اتّحاد کا ہنگام ذہن پر اُترا
بہ طمطراق کوئی نام ذہن پر اُترا

یہ نام عظمتِ ملّت کا آفتاب بھی ہے
یہ نام کاہکشاں کا حسین خواب بھی ہے
یہ نام موجبِ تخلیقِ انقلاب بھی ہے
سکوں پذیر بھی ہے روحِ اضطراب بھی ہے

دیارِ پاک کے گوشوں پہ پھر مری ہے نظر
ہے خوشگوار بہ ہرجا مزاجِ شام و سحر

مزاجدانِ مہ و سال یاد آتا ہے
خیال و خواب کا ماضی مجھے دکھاتا ہے
حقیقتوں کے ترانے بھی وہ سناتا ہے
خوشی کے نغمے سنا کر کبھی ہنستاتا ہے

پڑی نظر جو وطن کے حسیں اُجالوں پر
کرن حیات کی چھائی مرے خیالوں پر

ثاقب زیروی

جو لوگ خدا تعالیٰ سے اس لئے تعلق باندھتے ہیں کہ ہمیں مال ملے یا اولاد حاصل ہو یا ہم فلاں فلاں امور میں کامیاب ہو جائیں۔ ان کے تعلقات عارضی ہوتے ہیں اور ایمان بھی خطرہ میں ہے۔ جس دن ان کے اغراض کو کوئی صدمہ پہنچا اسی دن ایمان میں فرق آجاوے گا۔ اس لئے پکا (صاحب ایمان) وہ ہے جو کسی سہارے پر خدا تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کی زندگی پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ خدا کی راہ کی نیں ہر ایک کام میں صحابہ کے شریک رہتے تھے۔ اور یہ بات دنیا کے کسی بادشاہ میں اس حد تک نہیں پائی جاتی۔

اب میں آنحضرت ﷺ کے اخلاق کے ایک اور پہلو پر روشنی ڈالتا ہوں جس سے معلوم ہو جائے گا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کیسا مطہر پیدا کیا۔

بادشاہوں کے درباروں اور رؤساء کی مجالس میں بیٹھنے والے جانتے ہیں کہ ان مقامات میں بے جا تعریف اور جھوٹی مدح کا بازار کیسا گرم رہتا ہے۔ اور کس طرح درباری اور ہم مجلس رؤساء کی تعریف اور مدح میں آسمان اور زمین کے قلابے ملاتے ہیں۔ اور وہ ان کو سن سن کر خوش اور شاداں ہوتے ہیں۔ ایشائی شاعری کا دارو مدار ہی عشقیہ غزلوں اور امراء کی مدح سرائی پر ہے۔ شاعر اپنے قصیدہ میں جس امیر کی مدح کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے دنیا کی ہر ایک خوبی اس کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔ اور واقعات اور حقیقت سے اسے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ جس قدر ممکن ہو جھوٹ بولتا ہے۔ تعریف کا کوئی شعبہ اٹھا نہیں رکھتا۔ ہر ایک رنگ سے اس کی بڑائی بیان کرتا ہے اور اس کا دل خوب جانتا ہے کہ میرے بیان میں سواں حصہ بھی صداقت نہیں۔ سننے والے بھی جانتے ہیں کہ محض بکواس کر رہا ہے۔ مگر جب وہ اس امیر یا بادشاہ کی مجلس یا دربار میں اپنا قصیدہ پڑھ کر سناتا ہے تو ہر ایک شعر پر اپنی داد کا خواہاں ہوتا ہے۔ اور سننے والے جو اس کی دروغ گوئی سے اچھی طرح واقف ہوتے ہیں قصیدہ کے ایک ایک مصرعہ پر ایک دوسرے سے بڑھ بڑھ کر داد دیتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں کہ (اللہ پاک ہے) کیا خوب کہا ہے اور خود وہ امیر جس کی شان میں وہ قصیدہ کہا جاتا ہے باوجود اس علم کے کہ مجھ میں وہ باتیں ہرگز نہیں پائی جاتیں۔ جو شاعر نے اپنے قصیدے میں بیان کی ہیں ایک ایک شعر پر اسے انعام دیتا اور اپنی ذات پر ناز و فخر کرتا ہے۔ حالانکہ قصیدہ کہنے والا' سننے والے' اور جس کے حق میں کہا گیا ہے' سب کے سب واقعات سے ناواقف نہیں ہوتے' اور ہر ایک جانتا ہے کہ قصیدہ میں جو مضامین بیان کئے گئے ہیں ان میں ایک شمہ بھر بھی صداقت اور راستی نہیں۔ امراء کی قید کیا ہے۔ عام طور پر ہر ایک انسان کا یہی حال ہے۔ (مگر جو اللہ چاہے) کہ وہ اپنی تعریف سن کر خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ میری مدح کی جائے۔ اور جب کوئی اس کی نسبت جھوٹی مدح سے بھی کام لیتا ہے تو اس کے اندر یہ جرات نہیں ہوتی کہ اس کا انکار کر سکے بلکہ سکوت کو ہی پسند کر لیتا ہے۔

مگر آنحضرت ﷺ ایسے برگزیدہ۔ پاک و مطہر انسان تھے۔ اور اگر ایک طرف ہر قسم کی خوبیوں کے جامع اور نیکیوں کے خارن تھے تو دوسری طرف آپؐ کبھی یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ کوئی شخص آپ کی نسبت کوئی ایسی بات بیان کرے جو در حقیقت آپ میں نہیں پائی جاتی۔

ربیع بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جس دن میری شادی ہوئی ہے اس دن آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ اور میرے فرش پر بیٹھ گئے۔ اسی طرح جس طرح تو بیٹھا ہے (یہ بات راوی کو کہی) اور کچھ لڑکیاں دف بجا رہی تھیں۔ اور بدر کی جنگ میں جو ہمارے بزرگ مارے گئے تھے ان کی تعریفیں بیان کر رہی تھیں۔ یہاں تک ایک لڑکی نے یہ مصرعہ پڑھنا شروع کر دیا (اس مصرعے کا ترجمہ یہ ہے) کہ ہم میں ایک رسول ہے جو کل کی بات جانتا ہے اس بات کو سن کر آنحضرت ﷺ نے اسے ٹوکا اور فرمایا کہ یہ مت کہو اور جو کچھ پہلے گا رہی تھیں وہی گاتی جاؤ۔

یہ وہ اخلاق ہیں جو انسان کو حیران کر دیتے ہیں اور وہ ششدر رہ جاتا ہے کہ ایک انسان ان تمام کمالات کا جامع ہو سکتا ہے۔ بے شک بہت سے لوگوں نے جن کی زبان تیز تھی۔ یا قلم رواں تھی تقریر اور تحریر کے ذریعے اعلیٰ اخلاق کے بہت سے نقشے کھینچے ہیں۔ لیکن وہ انسان ایک ہی گزرا ہے جس نے قول سے ہی نہیں بلکہ عمل سے اعلیٰ اخلاق کا نقشہ کھینچ دیا۔ اور پھر ایسا نقشہ کہ اس کی یاد چشم بصیرت رکھنے والوں کو کبھی نہیں بھول سکتی۔

ایک طرف دنیا کو ہم اپنی تعریف و مدح کا ایسا شیدا دیکھتے ہیں کہ خلاف واقعہ تعریفوں کے پل باندھ دیئے جاتے ہیں اور جن کی مدح کی جاتی ہے۔ بغیر ناپسند کرنے کے اس پر خوش ہوتے ہیں۔ اور ایک طرف آنحضرت ﷺ کو دیکھتے ہیں کہ ایک طرف ذرا سا ایسا کلام کسی کے منہ سے سنا جو خلاف واقعہ ہے تو باوجود اس کے کہ وہ اپنی ہی تعریف میں ہوتا ہے اس سے روک دیں گے۔ اور کبھی اسے سننا پسند نہ فرماتے۔

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

اہل دنیا کدھر کو جا رہے ہیں اور رسول کریم ﷺ کدھر کو۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ایسے بھی لوگ پائے جاتے ہیں کہ جو اپنی تعریف کو پسند نہیں کرتے اور بے جا تعریف کرنے والے کو روک دیتے ہیں۔ اور بادشاہوں میں سے بھی ایسے آدمی گزرے ہیں مگر آپؐ کے فعل میں اور لوگوں کے فعل میں ایک بہت بڑا فرق ہے۔ جو آپؐ کے عمل کو دوسروں کے اعمال پر امتیاز عطا کرتا ہے۔ انگلستان کے مورخ اپنے ایک بادشاہ کینیوٹ کے اس فعل کو کبھی اپنی یاد سے اترنے نہیں دیتے کہ اس نے اپنے بعض درباریوں کی بے جا خوشامد کو ناپسند کر کے انہیں ایسا سبق دیا جس سے وہ آئندہ کے لئے اس سے باز آ جائیں۔ یعنی جبکہ بعض لوگوں نے اسے کہا کہ سمندر بھی تیرے ماتحت ہے تو اس نے ان پر ثابت کر دیا کہ سمندر اس کا حکم نہیں مان رہا۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ وہ ایک دنیاوی بادشاہ تھا اور روحانی بادشاہت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ نہ اسے روحانی مکرمت و مسرت کا ادعا تھا۔ پس اگر ایک ایسی بات کا اس نے انکار کر دیا جو اس کے اپنے راہ سے علیحدہ تھی تو یہ کچھ بڑی بات نہیں۔ اسی طرح دیگر لوگ جو جھوٹی مدح سے متنفر ہوتے ہیں ان کے حالات میں بھی بہت کچھ فرق ہے۔ آنحضرت ﷺ ایک ایسی قوم میں سے تھے جو سر تسلیم جھکانے کے لئے صرف ایک ایسے شخص کے آگے تیار ہوا کرتی تھی جو اپنی طاقت سے بڑھ کر طاقت رکھتا ہو۔ کیونکہ اس کی رگ رگ میں حریت اور آزادی کا خون دوڑ رہا تھا۔ پس اس کے سامنے اپنے آپؐ کو معمولی انسانوں کی طرح پیش کرنا بلکہ اگر ان میں سے کوئی آپؐ کی ایسی تعریف بھی کرے جو وہ اپنے بڑوں کی نسبت کرنے کے عادی تھے تو اسے روک دینا یہ ایک ایسا فعل تھا جس سے اوسط درجے کا انسان گھبرا جاتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے بغیر میرا گزارہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

دوم آپؐ کو دعویٰ تھا نبوت کا۔ اور نبوت میں آئندہ کی خبریں دینا ایک ضروری امر ہے۔ پس یہ تعریف خود آپؐ کے کام کی نسبت سے تھی۔ گو مبالغہ سے اسے اور کا اور رنگ دے دیا گیا تھا۔

پس آپؐ کا اس تعریف سے انکار کرنا دوسرے لوگوں سے بالکل ممتاز ہے۔ آپؐ کے نیک نمونہ سے کسی اور انسان کا نمونہ خواہ وہ انبیاء میں سے ہی کیوں نہ ہو قطعاً نہیں مل سکتا۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

اگر کوئی قوم اعلیٰ اخلاق اور پسندیدہ اعمال میں ترقی کر سکتی ہے۔ تو اس کے لئے بہترین ذریعہ یہی ہے کہ وہ اپنی اصلاح کی بھی کوشش کرے مگر اپنی نسل کی اصلاح اور اس کے اخلاق کی خاص نگرانی کرے۔ بچپن کے زمانے میں جہاں بچہ بہت جلد اور آسانی کے ساتھ اخلاق فاضلہ سیکھ سکتا ہے۔ وہاں اگر اس کی نگرانی نہ کی جائے تو اس کے اخلاق خراب ہو جائیں۔ تو ایسا خطرناک ہو جاتا ہے۔ کہ دوسرے بچوں کے اخلاق کو بھی بگاڑ دیتا ہے۔ بڑے بڑے آدمی چونکہ عیب کو عیب سمجھنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ اس لئے اس سے بچنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ لیکن بچوں میں چونکہ نقل کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ اس لئے وہ جو کچھ دوسرے کو کرتے دیکھتے ہیں وہی کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایک لڑکے کو اگر جھوٹ بولنے کی عادت ہو گی یا گالیاں دینے۔ یا چوری کرنے کی تو جتنے لڑکوں کا اس سے تعلق ہو گا وہ سارے کے سارے ان حرکات میں اس کی نقل کریں گے۔ اور اس طرح وہ بھی جھوٹ بولنے۔ گالیاں دینے اور چوری کرنے کے عادی ہو جائیں گے۔ تو بچپن کا زمانہ نہ صرف یہ کہ اخلاق فاضلہ سیکھنے کا بہت بڑا میدان ہے۔ بلکہ دوسروں کے اخلاق بگاڑنے کا بھی بہت بڑا ذریعہ ہے۔

میرے نزدیک بڑے بڑے لیڈر بھی اپنے لیکچروں۔ اور تقریروں میں ایسے کامیاب نہیں ہو سکتے جتنا ایک بچہ۔ دوسرے بچوں کو اپنی باتوں سے متاثر کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔ میں مذہبی پیشواؤں کو اس سے مستثنیٰ کرتا ہوں۔ کیونکہ ان کے ساتھ ایماء ملائکہ ہوتا ہے۔ جو ان کی قبولیت کو پھیلاتے ہیں۔ ایک بچے کو جھوٹ بولنے کی عادت ہوتی ہے۔ وہ سو یا دو سو لڑکے جھوٹ بولنے والے بہت آسانی کے ساتھ پیدا کر سکتا ہے۔ ایک لڑکا جسے چوری کی عادت ہوتی ہے۔ وہ باسانی سو دو سو لڑکا چوری کرنے والا پیدا کر سکتا ہے۔ غرض بچپن میں جن کے اخلاق خراب ہو جاتے ہیں۔ وہ نہ صرف اپنے آپ کو تباہ کر لیتے ہیں۔ بلکہ اوروں کی بھی تباہی کا باعث بنتے ہیں۔ اور بچپن کی عادت کا اس قدر اثر ہوتا ہے۔ کہ بڑے ہو کر ان کی اصلاح مشکل ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ بڑے بڑے فلاسفر اور سمجھدار ہو کر بھی ان کے سامنے عاجز رہ جاتے ہیں۔ پس اخلاق فاضلہ کے لئے میرے نزدیک سب سے ضروری امر یہ ہے۔ کہ اپنی آئندہ نسلوں کی اصلاح اور درستی کی پوری پوری فکر اور نگرانی نہ کی جائے۔ اور یہ بات کوئی معمولی نہیں بلکہ بہت بڑی بات ہے۔

اس کے لئے سب سے پہلا طریق وسطی اور میانہ روی ہے۔ نہ تو بچے پر اتنی سختی کی جائے کہ اسے دوسرے بچوں سے ملنے کا موقعہ ہی نہ دیا جائے۔ اور نہ اتنی نرمی کی جائے۔ کہ خواہ وہ کچھ کرتا پھرے اس کی نگرانی نہ کی جائے اگر اسے دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلنے کودنے سے روک دیا جائے گا۔ تو اس سے اس کے اخلاق درست نہیں ہو سکیں گے۔ کیونکہ ایسی صورت میں وہ اس بات کے لئے تیار رہتا ہے۔ کہ بدی اس کے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر- ایم اے (ابلاغیات)

برِّصغیر میں اردو صحافت 1857ء تا 1900ء

جنگ 1857ء کے بعد برصغیر میں صحافت کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ اب سلطنت برطانیہ بھرپور انداز میں برصغیر میں حکمران بن گئی تھی اور سلطنت مغلیہ کی بساط لپیٹ دی گئی اور باقی ہندوستانی ریاستیں بھی مکمل طور پر آزاد نہ تھیں بلکہ عملاً وہ برطانوی راج کو قبول کر چکی تھیں۔ ہندوستانی لوگوں میں اب تعلیم کا رجحان بھی بڑھنے لگا اس سے صحافت کو بھی ترقی ملی اور صحافت ہفت روزہ سے روزنامے کی طرف گامزن ہو گئی۔ دیسی صحافت نے ترقی کی اور علاقائی صحافت بھی پروان چڑھی۔

1857ء کی جنگ کے وقت برصغیر میں پریس ایکٹ کا نفاذ ہوا جس سے زیادہ تر اردو اخبارات متاثر ہوئے اس کا بھی اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 1856ء میں برصغیر میں 35 اخبارات تھے جبکہ 1858ء میں صرف 12 اخبارات رہ گئے ان میں سے 6 نئے تھے اور صرف 6 پرانے تھے ان کی ادارت کا حال سنئے تو حیرانگی ہو گی کہ 12 اخبارات میں سے صرف ایک اخبار کی ادارت مسلمان کے پاس تھی باقی پرچوں کے مدیر ہندو تھے۔ اردو پرچے اس لئے سب سے زیادہ متاثر ہوئے کہ ان کو بھی جنگ 1857ء کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ اس دور کے ان چند ممتاز اخباروں کا تذکرہ کیا جائے گا جنہوں نے اردو صحافت کو ترقی دینے میں اہم کردار ادا کیا۔

اودھ اخبار اودھ اخبار 1858ء میں لکھنؤ سے منشی نول کشور نے جاری کیا وہ 1856ء میں آگرہ سے "سفیر آگرہ" کے نام سے ایک ہفت روزہ جاری کر چکے تھے۔ یہ اخبار پہلے ہفت روزہ تھا پھر محصول ڈاک میں کمی ہوئی تو ہفتہ میں دو دفعہ شائع ہونے لگا اور بالآخر 1874ء میں یہ اردو روزنامہ اخبار بن گیا۔ اس کی پالیسی مرنجان مرنج تھی اور خاص سیاسی مسلک بھی نہ تھا اور غیر فرقہ وارانہ اخبار تھا۔ اس اخبار سے برصغیر کے نامور ادیب اور شاعر منسلک رہے جن میں مولانا عبدالحلیم شرر، مرزا حیرت دہلوی، مولانا جالب دہلوی، پنڈت رتن ناتھ سرشار اور مولوی غلام محمد تپش جیسی شخصیات شامل ہیں۔

سرسید احمد خان کی صحافت اس دور کی اہم خصوصیت سرسید احمد خان کی صحافت بھی ہے جنہوں نے انفرادی طور پر ہر ممکن طریقے سے انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان اچھے تعلقات قائم کرنے کی کوشش کی۔ 1864ء میں انہوں نے سائنٹفک سوسائٹی غازی پور میں قائم کی پھر علی گڑھ تبادلہ ہونے پر یہ سوسائٹی بھی علی گڑھ منتقل ہو گئی۔ اس سوسائٹی کے زیر اہتمام سرسید احمد خان نے 3۔ مارچ 1866ء کو اخبار سائنٹفک سوسائٹی جاری کیا۔ ابتدا میں یہ ہفت روزہ تھا بعد میں سہ روزہ ہو گیا۔ اس کا مقصد رعایا اور حکمران طبقہ میں مفاہمت کی خوشگوار فضا قائم کرنا تھا اور یہ سنجیدہ اخبار تھا۔ کسی کے خلاف کبھی اس میں نہ لکھا گیا۔ اس اخبار میں زیادہ تر اخلاقی، معاشرتی، سیاسی، علمی اور ادبی مضامین شائع ہوتے تھے۔ یہ اخبار اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں تھا۔

مذکورہ بالا اخبار کے بعد سرسید احمد خان نے 24۔ دسمبر 1870ء کو تہذیب الاخلاق رسالہ جاری کیا۔ یہ رسالہ خالصۃً اردو تھا۔ اس رسالے نے تقریباً سات سال کی عمر پائی۔ اس میں انہوں نے مسلمانان ہند کو تہذیبی و اخلاقی لائحہ عمل دیا اور اپنے نظریات بیان کئے۔ اس کی پالیسی چونکہ رجعت پسند نہ تھی اس لئے مولویوں کو ایک آنکھ نہ بھائی ۔ سرسید اور ان کے رسالے کے خلاف آوازیں اٹھنے لگیں اور اس رسالے کے مدمقابل کئی اور رسائل و اخبارات نمودار ہو گئے۔ 1880ء میں یہ دوبارہ اڑھائی سال کے لئے جاری ہوا اور پھر 1896ء میں سہ بارہ یہ جاری ہوا۔ اور تین سال تک جاری رہا۔

اودھ پنچ کا دور اودھ پنچ اردو کے مزاحیہ اخباروں میں سے ایک اخبار تھا جو 1877ء میں جاری ہوا۔ اس کے مدیر منشی سجاد حسین تھے انہیں اردو کے کئی عظیم ادیبوں اور نقادوں کی قلمی معاونت ملی جن میں اکبر الہ آبادی، رتن ناتھ سرشار، منشی احمد علی شوق جیسے لوگ شامل تھے۔ پنچ کے نام سے کئی اور مزاحیہ اخبار بھی ہندوستان سے نکلے مثلاً مدراس پنچ روہیل کھنڈ پنچ، دہلی پنچ وغیرہ۔

اخبار انجمن پنجاب لاہور اس انجمن کی بنیاد 1863ء میں لاہور میں رکھی گئی مقصد یہ تھا کہ علوم شرقیہ کی ایک اعلیٰ یونیورسٹی قائم کی جائے مقاصد کے فروغ کے لئے 1865ء میں ایک رسالہ مولانا محمد حسین آزاد کی ادارت میں جاری ہوا۔ اور پھر اس کی جگہ 1870ء میں اخبار انجمن پنجاب معرض وجود میں آیا۔ اس کو بڑے انگریزوں کے علاوہ سرکاری سرپرستی بھی حاصل تھی۔ ہر جمعہ کو شائع ہوتا تھا۔

الہ آباد کے دو اخبار قیصر الاخبار اس ہفت روزہ کو منشی سراج الدین احمد خان نے جنوری 1877ء میں الہ آباد سے نکالا۔ خبروں کے علاوہ مضامین بھی اس میں شائع ہوتے تھے۔ اس میں غیر ملکی خبروں کو بھی جگہ دی جاتی یہ اس کی نمایاں خوبی تھی۔

احسن الاخبار۔ ہفت روزہ احسن الاخبار کو 6۔ جنوری 1878ء میں حاجی محمد کبیر الحق نے جاری کیا۔ اس کی پالیسی اپنے ہمعصر اخباروں کے مقابلہ میں زیادہ معتدل تھی۔

لکھنؤ لکھنؤ کے مشہور اخباروں میں "مہذب" تھا جس کو عبدالحلیم شرر نے جاری کیا اور اس کا اجراء 1890ء میں ہوا۔ مہذب کے علاوہ "ہندوستانی" ہفت روزہ جو سہ روزہ اور پھر ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا تھا 1883ء میں جاری ہوا۔

منشور محمدی اس اخبار کو 1872ء میں بنگلور سے محمد شریف نے جاری کیا اس کا مقصد شمالی ہند میں عیسائیوں کے اخبار "نور افشاں" اور "کوکب ہند" کے زہر اگلنے کا جواب دینا تھا اس اخبار کی یہ سعادت ہے کہ اس میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مضامین بھی شائع ہوتے تھے اس کا تذکرہ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید نے اپنی کتاب "صحافت پاکستان وہند" میں کیا ہے۔

ان اخباروں کے علاوہ دہلی سے اکمل الاخبار لاہور سے پنجابی اخبار آفتاب پنجاب، رفیق ہند، رہبر ہند۔ اخبار وکیل امرتسر۔ بمبئی سے کشف الاخبار۔ مدراس سے شمس الاخبار۔ جریدہ روزگار۔ بنگلور سے قاسم الاخبار، میسور اخبار اردو کے نمایاں اخبارات تھے۔

اردو روزناموں کی ابتداء جس دور کا ہم تذکرہ کر رہے ہیں اس میں اردو روزنامے ہندوستان سے جاری ہو چکے تھے۔ اردو کا پہلا روزنامہ "اردو گائیڈ" تھا جو کلکتہ سے جاری ہوا لیکن یہ زیادہ دیر تک جاری نہ رہ سکا۔ اردو زبان میں دوسرا روزنامہ اودھ اخبار تھا جو 1874ء میں روزنامہ بنا اس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔ اردو کا تیسرا روزنامہ روزنامچہ پنجاب تھا جو لاہور سے جاری ہوا۔

جدید صحافت کے علمبردار "اخبار عام اور "پیسہ اخبار" جدید اخبار نویسی کا آغاز "اخبار عام" اور "پیسہ اخبار" کے اجرا سے ہوا جنہوں نے قارئین میں اخبار پڑھنے کے شوق کو پیدا کیا اور یہ عوامی نوعیت کے اخبار تھے جن کی اشاعت ہزاروں پہنچی۔

اخبار عام۔ اس کے مالک پنڈت کلندر رام اور مدیر پنڈت گوپی ناتھ تھے دونوں نے مل کر 1871ء میں لاہور سے جاری کیا۔ اس کی زبان سادہ تھی اور عوام الناس تک رسائی تھی اور اس کی اشاعت سب سے زیادہ اڑھائی ہزار تک پہنچی یہ 1930ء میں بند ہوا۔

پیسہ اُخبار۔ اس اخبار کو 1885ء میں منشی محبوب عالم نے فیروز والا سے جاری کیا اور چند روز بعد لاہور منتقل کر دیا۔ اس اخبار نے بہت سے صحافیوں کو پیدا کیا۔ اس اخبار میں متانت اور سنجیدگی تھی اور مسلمانوں کے حقوق کا علمبردار تھا جبکہ اخبار عام میں ہندوؤں کے حق میں بھی لکھا جاتا تھا۔ پیسہ اخبار 1924ء میں بند ہو گیا۔

جماعت احمدیہ کی صحافت کا آغاز

انیسویں صدی کی آخری دہائی میں جماعت احمدیہ کی صحافت کا آغاز بھی ہو گیا جب حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب (عرفانی الاسدی) نے اکتوبر 1897ء میں امرتسر سے ہفتہ وار اخبار "الحکم" جاری کیا۔ 1898ء میں اس اخبار کو قادیان منتقل کر دیا گیا۔ اس اخبار کو حضرت بانی سلسلہ نے اپنا بازو قرار دیا۔ اخبار الحکم نے حضرت بانی سلسلہ کے کلمات . . کو محفوظ کرنے، مخالفین کے ہر قسم کے اعتراضات کا جواب دینے، ابتدائی تاریخ احمدیت کو مرتب کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس لحاظ سے اس کا نام تاریخ احمدیت میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ 19ویں صدی میں شائع ہونے والا یہ جماعت کا پہلا اور آخری اخبار ہے۔ باقی اخبارات و رسائل کی اشاعت بیسویں صدی میں شروع ہوئی۔

انیسویں صدی تک اردو کے سینکڑوں اخبارات و رسائل لاہور، دہلی مدراس، لکھنؤ، آگرہ، بنگلور، حیدر آباد دکن، امرتسر، لدھیانہ، شملہ، الہ آباد، علی گڑھ، سیالکوٹ، کراچی، بمبئی، ملتان، پشاور، اور برصغیر کے دوسرے شہروں سے جاری ہو چکے تھے۔ ان سب کا تذکرہ تو موجب طوالت ہے۔ چند اہم اخبارات کا ذکر اس مضمون میں کر دیا گیا ہے اس کے علاوہ برصغیر کی دوسری زبانوں جیسے انگریزی، ہندی گجراتی تامل، مرہٹی، بنگالی وغیرہ کی صحافت بھی اس زمانے میں ترقی کر گئی تھی۔ اخبارات کے لئے 1878ء میں ایک قانون بھی بنایا گیا۔ اس کے علاوہ 1860ء میں تعزیرات ہند بھی معرض وجود میں آ چکی تھی جس کی بعض دفعات پریس کو متاثر کرتی تھیں۔ انقلابی صحافت کا آغاز بیسویں صدی میں ہوتا ہے اس کا تذکرہ اگر اللہ نے چاہا تو پھر کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ اس دنیا میں اس قسم کے نظارے بھی دکھلاتا رہتا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت سے پورا فائدہ بھی اٹھاتا ہے۔ اپنے ذرائع کو کماحقہ استعمال بھی کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے میں بھی لگا رہتا ہے باایں ہمہ اس کی کوشش بے سود۔ اس کی تدبیر بے کار اور اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں اور یہ واقعات ہمارے لئے عبرت کے اسباق کے طور پر رونما ہوتے ہیں اور اس کے بعد بھی کسی کی روحانی اور جسمانی آنکھ نہ کھلے تو ایسے شخص سے بڑھ کر بدبخت کون ہو سکتا ہو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صادقہ شمس

موجودہ مہنگائی اور خاتونِ خانہ

آج کے مسائل میں جس قدر سنگین مسئلہ مہنگائی کا ہے شاید ہی کوئی مسئلہ اتنا سنگین ہو۔ اس بڑھتی ہوئی مہنگائی نے تو سب کو پریشان کر رکھا ہے خواہ وہ کارخانے دار ہو یا مزدور ہر ایک اس بڑھتی ہوئی مہنگائی سے پشیمان نظر آتا ہے اس بڑھتی ہوئی مہنگائی سے سب واقف ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ اس مہنگائی کے زمانے میں ایک خاتون خانہ کا کردار کیا ہے؟ مہنگائی کا مسئلہ سب سے بڑا مسئلہ عورت کے لئے ہے کیونکہ اس کو تو گھر چلانا ہوتا ہے۔ اس بڑھتی ہوئی مہنگائی کو روکنا تو عورت کے بس کا کام نہیں ہے یہ کام تو حکومت کا ہے ہاں اگر عورت چاہے تو اس پر کچھ حد تک قابو پا سکتی ہے۔ وہ کچھ اس طرح سے ہے۔

کیونکہ آج کا دور جو کہ ترقی یافتہ دور ہے اس میں عورت کو مرد کے برابر کام کرنے چاہئیں۔ آج کی مہنگائی اور وقت کا تقاضا ہے کہ عورت بھی جاب کرے۔ وہ زمانے بیت گئے جب ایک کمانے والا ہوتا تھا اور باقی سب کھانے والے ہوتے تھے۔ آج کل اخراجات اتنے بڑھ گئے ہیں کہ ایک شخص کی کمائی سے گزارہ نہیں ہو سکتا۔ تعلیم یافتہ عورتوں کو چاہئے کہ اپنی تعلیم سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے باپ، بھائی اور خاوند کے ساتھ ان کی مدد کریں۔ والدین کو چاہئے کہ وہ اس بات کی اجازت دیں کہ عورت بھی کام کرے کیونکہ ہمارے ہاں اکثر گھروں کی روایت ہے کہ عورت کام نہیں کرتی اگر عورت کام کرے تو اسے خاندان کی انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں خواہ بھائی اور باپ کو گھر کے اخراجات پورے کرنے کے لئے ناجائز ذرائع کا استعمال کرنا پڑے۔ اس لئے اب اس دقیانوسی روایت کو چھوڑ دینا چاہئے کیونکہ مرد اور عورت ایک سائیکل کے دو پہیئے ہوتے ہیں جب تک دونوں مل کر نہیں چلیں گے گھر کی گاڑی بہتر طور پر نہیں چل سکتی۔

لیکن بدقسمتی سے ہمارے ملک کا مسئلہ یہ ہے کہ یہاں پر شرح خواندگی بہت کم ہے اور خاص طور پر عورتوں میں تو یہ شرح بہت کم ہے۔ اس لئے غیر تعلیم یافتہ عورتوں کو بھی کچھ نہ کچھ ہنر سیکھنا چاہئے تاکہ اپنے گھر والوں کا ہاتھ بٹا سکیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو کسی نہ کسی صورت میں بہت سی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اور فارغ رہ کر اپنی صلاحیتوں کو ضائع نہ کریں کیونکہ بے کار ذہن کے بارے میں کہا جاتا ہے۔

Idle Mind is Devils Workship

اس لئے خواتین کو "گھریلو دستکاری" کا کام کرنا چاہئے۔ سلائی کڑھائی کا کام کریں۔ یعنی اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو عار نہ سمجھیں۔ اگر وہ سلائی کڑھائی کریں تو اپنے گھر کا بہت بوجھ ہلکا کر سکتی ہیں کیونکہ آج کے زمانے میں سلائی کا کام تو بہت مہنگا ہے اس سے وہ اپنی انکم بڑھا سکتی ہیں۔

ایسی خواتین جو کہ سلائی کڑھائی سے بھی فارغ ہیں یعنی سلائی کڑھائی کرنا نہیں جانتیں وہ ایسا کریں کہ گھر میں ڈیکوریشن کا سامان بنا سکتی ہیں مثلاً مکرامے۔ سینریاں گلاس ورک، مختلف قسم کے خوبصورت پھول بنا کر بازار میں فروخت کر سکتی ہیں۔ اسی طرح گھر میں پرانے کپڑوں کو ادھیڑ کر ان سے مختلف قسم کے کشن وغیرہ بنائے جا سکتے ہیں۔ جو کہ بازار میں کافی مہنگے آتے ہیں۔ اس طرح مختلف قسم کے کاموں سے بچت کی جا سکتی ہے۔ آج تو وہ زمانہ ہے بقول شاعر

فارغ نہ بیٹھ کچھ کیا کر
پرانے کپڑے ادھیڑ کر سیا کر

اسی طرح خواتین گھر میں ردی سے لفافے بنا کر بیچ سکتی ہیں اور ایسی خواتین جو کہ بالکل ہی کچھ کرنا نہیں جانتی ہوں یا پھر نہ کرنا چاہتی ہوں اور اس میں اپنی بے عزتی سمجھتی ہوں ان کو چاہئے کہ وہ اپنے گھر کے لئے گھروں کے صحن میں مختلف قسم کی سبزیاں مثلاً لہسن، پیاز، ٹماٹر وغیرہ اگائیں جن سے دن کی سبزی کا کچھ خرچ بچ جائے گا۔

ان کاموں کے ساتھ خواتین اپنے اندر کفایت شعاری پیدا کریں اور فضول خرچی جیسی عادت سے بچیں۔ اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائیں اور "دیکھا دیکھی" کی عادت کو چھوڑ دیں۔

ایک بات یہ ہے کہ ہمیں کسی بھی کام کو عار نہیں سمجھنا چاہئے بجائے اس کے ہم جھوٹی انا کی خاطر پریشان ہوں بہتر ہے کوئی نہ کوئی کام ضرور کریں۔ اس سے کسی کو تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ البتہ ہماری زندگی آسودہ ضرور ہو جائے گی۔

یورپ کی ترقی کا راز بھی اس بات میں پوشیدہ ہے کہ وہاں پر گھر کا ہر مرد، عورت بچہ سب اپنی حیثیت کے مطابق کام کرتے ہیں۔ اور کسی کام میں عار نہیں سمجھتے ہیں۔ دیکھیں آج وہ لوگ ترقی یافتہ ہیں ان کو کوئی مالی پرابلم نہیں ہے وہ مہنگائی کے ہاتھوں ہماری طرح پریشان نہیں ہیں۔ افسوس ہوتا ہے یہ دیکھ کر ہمارے اپنے بہن بھائی اپنے ملک میں کام کرنا عار سمجھتے ہیں اور غیروں کے ملک میں برتن دھو کر خوشی محسوس کرتے ہیں۔ آخر کیوں؟

آج وقت کا تقاضا ہے کہ ہر فرد اپنی اہلیت کے مطابق ضرور کوئی نہ کوئی چھوٹا موٹا کام کرے۔ اس طرح ہم مہنگائی پر کافی حد تک قابو پا سکیں گے۔

اگر انسان نیکی نہ کر سکے تو کم از کم نیکی کی نیت تو رکھے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دعوت الی اللہ

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی نے ایک دفعہ لکھا "میں نہایت درد اور اضطراب سے جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہم لوگ اپنی پوری طاقت سے ساری دنیا کو دعوت الی اللہ کریں۔ موجودہ جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی۔ کہ آئندہ کی جنگ سامنے کھڑی نظر آرہی ہے۔ دنیا کی مشکلات کم ہونے کی بجائے بڑھ رہی ہیں۔ دوسری طرف مغربی اور وسطی افریقہ کا چپہ چپہ اور عربی ممالک کا گوشہ گوشہ احمدی مجاہدین کا جو دعوت الی اللہ کے لئے اپنی جان اور مال کو قربان کر دیں۔ مطالبہ کر رہا ہے۔ ہماری دعوت الی اللہ کی ضروریات اور اشاعت دین حق کے لئے موجودہ سازگار حالات جو آپ کے ہر فرد کے لئے ایک چیلنج ہے۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ اپنے بچوں کو احمدیہ سکول اور جامعہ احمدیہ میں داخل کر کے دعوت الی اللہ کے لئے تیار کریں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تو ہر صورت غلبہ کے سامان پیدا فرمائے گا اور اپنے وعدے کو پورا کرے گا۔ اور ساری دنیا پر دین حق کی حکومت قائم ہو کر رہے گی۔ لیکن اگر ہم نے اس چیلنج کو قبول نہ کیا اور موجودہ حالات سے فائدہ نہ اٹھایا۔ تو ہمارے ہاتھ میں قیامت تک سوائے ندامت اور حسرت کے کچھ نہ رہے گا۔ اور ضروری ہو گا کہ آئندہ نسلیں ہماری حماقت اور بدقسمتی پر نوحہ کرتی رہیں۔ افراد اور قوموں کی کشمکش حیات میں بعض مواقع ایسے اہم آتے ہیں کہ جن پر صحیح راستہ اختیار کرنے کی صورت میں ان کی زندگی میں انقلاب عظیم برپا ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس قسم کے مواقع بار بار نہیں آیا کرتے۔ براعظم افریقہ میں ہی تیس کے قریب مختلف ممالک ہیں۔ جن میں ابھی ہمیں دعوت الی اللہ کرنی ہے۔ گذشتہ سال جب میں مصری سوڈان میں سے گزرا تو مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ سوڈانی لوگ دین حق سے شدید محبت رکھتے ہیں۔ اور ہر سوڈانی کے دل میں یہ جذبہ موجزن ہے۔ کہ دین حق کی کھوئی ہوئی عظمت واپس آئے اور اقوام عالم پر دین حق کا غلبہ ہو۔

وہ (خدا) مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبداء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شی کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں اور اس کے آگے کوئی بات بھی ان ہونی نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دعا کی قبولیت

مندرجہ ذیل ایمان افروز واقعہ مکرم محمد شفیع صاحب نے نئی دہلی سے تحریر کیا جو الفضل مورخہ 29- جنوری 1942ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی قبولیت دعا کا ایک نشان کے عنوان سے شائع ہوا:-

"کچھ عرصہ ہوا میرے ایک رشتہ دار مولوی عبدالرحمٰن صاحب سکول ماسٹر کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے حکم ملا کہ آپ کو فلاں تاریخ سے ریٹائر کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ایک مدرس چارج لینے کے واسطے بھیج دیا گیا۔ اس پر مولوی صاحب کو بڑا فکر ہوا کہ اب گھر کا گزارا کیسے چلے گا کیونکہ میرا لڑکا بھی بے روزگار ہے۔ اسی فکر میں وہ قادیان حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں دعا کے لئے گئے اور وہاں تین روز تک ٹھہرے مگر آپ سے ملاقات نہ ہو سکی اس سے وہ اور بھی گھبرائے مگر دفعتاً انہیں خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ تو جانتا ہی ہے کہ میں کس مقصد کے لئے اس کے مقرر کردہ امام کے دربار میں حاضر ہوا ہوں۔ اس پر مولوی صاحب نے چٹھی لکھ کر بکس میں ڈال دی اور واپس گھر آگئے۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ حضرت صاحب ایک کرسی پر رونق افروز ہیں۔ سامنے ایک میز پر کتاب ہے۔ آپ اس کتاب کے ورق کبھی ایک طرف الٹتے ہیں کبھی دوسرے طرف کو اور مولوی صاحب سے فرمایا۔ آپ کیا چاہتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا میں نوکری سے علیحدہ کیا جا رہا ہوں۔ ان دنوں میرا لڑکا بھی بے روزگار ہے۔ گھر کا گزارا کیسے چلے گا۔ اس پر فرمایا۔ جبکہ حکام فیصلے کر چکے ہیں تو اب کیا ہو سکتا ہے۔ عرض کیا کہ میں آپ کے پاس اسی لئے آیا ہوں آپ کوئی تجویز بتائیں اور دعا بھی کریں۔ فرمایا۔ اچھا جاؤ۔ لاہور ایک درخواست بھیج دو۔ آپ بحال رہیں گے۔

صبح اٹھ کر مولوی صاحب نے اس مدرس سے جو چارج لینے کے واسطے آیا ہوا تھا کہا کہ میں بحال رہوں گا اور دفتر میں بھی جا کر اس طرح کہا۔ اس پر وہ سب کہنے لگے کہ مولوی صاحب آپ کیا کہہ رہے ہیں جبکہ فیصلہ ہو چکا ہے تو اب بحال کیسے رہ سکتے ہیں بعض نے تو یہاں تک کہا کہ مولوی صاحب کے دماغ میں خلل ہو گیا ہے۔ خیر مولوی صاحب نے ایک درخواست حسب الحکم لاہور بھیجی۔ وہاں سے حکم آگیا کہ 55 سال سے کم عمر کے مدرس ریٹائر نہ کئے جائیں اس طرح مولوی صاحب کے 6 یا 7 سال اور بڑھ گئے..........

اس واقعہ کے گواہ ہندو، سکھ اور کئی دوسرے موجود ہیں۔"

خدا تعالیٰ نے دعا اور کوشش دونوں کی تاکید فرمائی ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سری لنکا کی فوج کا زبردست آپریشن

سری لنکا کی فوج نے تامل علیحدگی پسندوں کے خلاف اب تک کئے جانے والے حملوں میں سب سے بڑا حملہ شروع کر دیا ہے۔ اس حملے کی کئی دنوں کے تیاریاں ہو رہی تھیں۔ اس حملے کا مقصد پورے سری لنکا کو لبریشن ٹائیگرز آف تامل ایلام سے الگ کر کے پورے ملک پر قانون کی حاکمیت بحال کرنا ہے۔ سری لنکا کی فوج کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل گیری ڈی سلوا نے اس تازہ آپریشن کی کمان خود سنبھالی ہوئی ہے۔ پہلے دن کے حملے میں 100 تامل ٹائیگرز مارے گئے جبکہ 19 فوجی بھی ہلاک ہوئے۔

اس حملے کا مقصد تاملوں کے مضبوط گڑھ جافنا کو تاملوں سے واپس لینا ہے۔ اس جگہ پر علیحدگی پسند تامل ٹائیگرز کا قبضہ ہے اور فوج یا حکومت کا کوئی عمل دخل اس علاقے میں باقی نہیں رہا۔ اور یہ صورت حال ایک عرصہ سے جاری ہے۔

اس حملے میں آرمی کی انفنٹری کے علاوہ ائرفورس کی مدد بھی شامل ہے۔ بتایا گیا ہے کہ سری لنکا کی فوج نے اس علاقے پر زبردست بمباری کی ہے جس کے بعد ہزاروں سویلین جان بچانے کے لئے جافنا شہر میں پناہ لے رہے ہیں۔

سری لنکا کے نائب وزیر دفاع بھی اس آپریشن کی اہمیت کے پیش نظر فوج سے رابطہ رکھے ہوئے ہیں۔

تاملوں نے اس حملے کا جواب مشرقی سری لنکا میں فوج پر ایک شدید حملے سے دیا ہے۔ جہاں پر غیر سرکاری اندازے کے مطابق 41۔ فوجی ہلاک ہو گئے۔

اس سے چند ہفتے قبل سری لنکا کی فوج نے تھنڈر سٹرائیک کے نام سے ایک آپریشن کیا تھا جس میں لگ بھگ 500 تامل علیحدگی پسند مارے گئے تھے۔ اس حملے نے تازہ زبردست آپریشن کا راستہ ہموار کیا تھا۔

اس وقت جافنا کا علاقہ ملک بھر میں مسلح تامل علیحدگی پسندوں کا سب سے مضبوط گڑھ ہے۔

موجودہ صدر مسز چندریکا کماری ٹنگا نے الیکشن اس نکتے پر لڑا تھا کہ وہ ملک میں امن قائم کریں گی اور تاملوں کے ساتھ صلح کے ذریعے امن قائم کریں گی۔ انہوں نے اپنا اقتدار سنبھالنے کے بعد تاملوں کے ساتھ بات چیت کا آغاز بھی کر دیا تھا۔ ملک کی صورت حال ایسی ہو چکی ہے کہ عام لوگ اس خون خرابے سے بیزار ہو چکے ہیں۔ درجن بھر سالوں سے یہ قتل وغارت ہو رہا ہے۔ لہٰذا حکومت کی بھی یہی خواہش تھی کہ اپنے جوانوں اور تامل افراد کو موت کے منہ میں جانے سے بچایا جا سکے بات چیت کا آغاز اسی نکتے پر ہوا۔ چند ماہ دونوں اطراف سے محبت اور پیار کی باتیں ہوتی رہیں۔ ایک دوسرے کو رعایات دی گئیں۔ صدر نے تاملوں کے علاقے میں ترقیاتی منصوبے شروع کرنے کی ہدایت دے دی۔ لیکن ان کی امن کوششیں نامعلوم دشمنوں کو ایک آنکھ نہ بھائیں اور اچانک یہ بات چیت ٹوٹ گئی اور پھر سے خون خرابہ شروع ہو گیا۔

ملک میں دو بڑی نسلی قومیں ہیں۔ ایک سنہالیز اور دوسرے تامل۔ سنہالیز ملک کے اکثریتی باشندے ہیں اور تعلیم و ترقی میں بھی آگے ہیں۔ تامل باشندے زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ گئے ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ زندگی کی آسائشوں میں ان کا حصہ بھی ساتھ ساتھ دیا جائے۔

تامل علیحدگی پسند دراصل ملک کی تقسیم چاہتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ تامل آبادی کو الگ کر کے ان کا ایک علیحدہ ملک بنایا جائے۔ سری لنکا پہلے ہی چھوٹا سا ملک ہے اور بھارت کے جنوبی سمندر میں ایک جزیرہ ہے۔ بھارت کے جنوب میں بھی، یعنی وہ علاقہ جو سری لنکا کے قریب تر ہے۔ تامل آباد ہیں۔ اس لحاظ سے ان کا بھارت کی تامل آبادی سے رابطہ رکھنا ایک طبعی امر ہے۔ ان پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ بھارت کے تاملوں سے امداد لیتے رہتے ہیں۔ گویا کہ بھارت سے امداد حاصل کر کے سری لنکا حکومت کو تنگ کرتے رہتے ہیں۔ بھارت نے ان الزامات کی ہمیشہ تردید کی ہے۔ ماضی میں چند سال پیشتر جب تاملوں نے زیادہ قوت پکڑ لی تھی سری لنکا کی درخواست پر بھارتی فوج نے مداخلت کی اور تاملوں کو دبایا۔ اور یوں سری لنکا کو دو ٹکڑے ہونے سے بچا لیا گیا تھا۔

موجودہ صدر چندریکا کماری ٹنگا تاملوں کے ساتھ خونریزی کے حق میں نہیں ہیں۔ لیکن ملک کا انتہا پسند بودھ طبقہ تاملوں کے خلاف زبردست اور زوردار فوجی ایکشن کر کے ان کو ختم کرنے کے حق میں ہے۔ صدر چندریکا چاہتی ہیں کہ تاملوں سے امن کا کوئی راستہ نکالا جائے مگر ان کو ابھی تک انس کا کوئی راستہ سجھائی نہیں دے رہا۔ جب وہ امن کی بات چیت کر رہی تھیں تو ہر ممکن رعایت دینا چاہتی تھی اور اب جب کہ وہ فوجی ایکشن کر رہی ہیں تو وہ ماضی کی طرح کے بے دلی سے آپریشن نہیں چاہتیں۔ بلکہ وہ پوری قوت کا ایک بار استعمال کر کے پھر امن کی گفتگو شروع کرنا چاہتی ہیں۔

OOO

24۔ اکتوبر۔ سورج گرہن

24۔ اکتوبر کو سورج گرہن لگ رہا ہے جو کہ دیگر ممالک کی نسبت مشرق بعید کے بعض ملکوں میں زیادہ ہو گا۔ چنانچہ مشرق بعید کے ملک تائیوان میں اس موقع پر توہمات کا دور دورہ ہے۔ عام عوام اس صورت حال میں توہمات پھیلانے والوں کے چنگل میں آچکے ہیں۔ یہ کہا گیا ہے کہ سیاہ رنگ کی چیزیں سورج گرہن کے بد اثرات کا توڑ ثابت ہوں گی چنانچہ سیاہ مرغ، سیاہ کافی، سیاہ موتی، کپڑے وغیرہ اس مقصد کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔ سیاہ مرغ کی قیمت چند دنوں میں تین گنا بڑھ گئی ہے۔

تھائی لینڈ میں 1935 کے بعد یہ پہلا سورج گرہن ہے جو پھر دوبارہ 75 سال کے بعد ہو گا۔

OOO

الجزائر میں 400۔ افراد کی ہلاکت

الجزائر میں بنیاد پرستوں کے خلاف حکومت اور فوج کی کارروائی عرصہ 3۔4 سال سے جاری ہے۔ ایک اخبار نے خبر دی ہے کہ ملک کے شمال میں ایک کارروائی میں اسلامک سالویشن آرمی کے 400 افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔ جن میں ان کا لیڈر بھی شامل ہے۔

عربی زبان میں شائع ہونے والے اخبار روزنامہ الخبر نے لکھا ہے کہ جی جل ہلز کے علاقے میں آرمی نے یہ بڑی کارروائی کی ہے۔ اسلامک سالویشن آرمی، خلاف قانون قرار دی گئی اسلامک سالویشن فرنٹ نامی پارٹی کا مسلح گروہ ہے۔ اس اخبار نے جو خبر دی ہے اس کی سرکاری طور پر کوئی تصدیق نہیں کی گئی۔

حکومت نے جنوری 1992ء میں عام انتخابات کو اس وقت کالعدم قرار دے دیا تھا جب انتخابات کے پہلے مرحلے میں بنیاد پرست مسلم انتہا پسندوں کی جماعت اسلامک سالویشن نے اکثریت حاصل کر لی تھی اور یہ بات یقینی تھی کہ اسلامک فرنٹ اقتدار میں آجائے گا۔ فوج نے انتخابات کو کالعدم کیا تو اسلامک فرنٹ نے مسلح جدوجہد شروع کر دی۔ اب تک ملک کے دو صدر اس خانہ جنگی میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ قریباً ساڑھے تین سال کے عرصے میں 30 ہزار افراد دونوں اطراف سے ہلاک ہو چکے ہیں۔

الخبر نے بتایا ہے کہ پولیس آرمی اور ملیشیا یونٹوں نے اس علاقے میں مسلح افراد کی موجودگی کا علم پا کر اس علاقے میں یہ بڑا آپریشن کیا تھا۔

اسلامک سالویشن فرنٹ اس کوشش میں ہے کہ ملک کے عام انتخابات (16۔ نومبر 1995ء) کا رستہ روکا جائے۔ اس تاریخ کو ملک کے صدر کا انتخاب ہو گا۔

OOO

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

تعارف

اس وقت احمدیہ جماعت کراچی کے 15 روزہ المصلح کی جلد نمبر 5 کے گیارہ/ بارہ، اور تیرہ/ چودہ شمارے پیش نظر ہیں۔ شمارے گیارہ/ بارہ میں اداریہ "پاکستانی معیشت" کے بعد حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی آخری نظم اللہ بس باقی ہوس۔ اور اس کے بعد مکرم محمد ارشد وڑائچ صاحب کا ایک مضمون سیدنا حسینؓ شامل اشاعت ہے۔ اس مضمون کے بعد روئیداد جلسہ مذاہب عالم جہاں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مقالہ سب سے بالا رہا پیش کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ایک تحریر ہے "چلے چلو کہ منزل ابھی نہیں آئی" اس کے لکھنے والے الطاف گوہر ہیں۔ یادیں کے عنوان سے مامون احمد شیخ نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثالث کی بعض یادیں پیش کی ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ اس مضمون کا پہلا حصہ المصلح کے فروری 95ء کے شمارے میں شائع ہو چکا ہے اس کے بعد دو غزلیں ہیں سلیم واجد سلیم اور خمار انصاری کی اور ایک مختصر سا مضمون "سر ظفر اللہ خان ایک عظیم راوین" جس کے لکھنے والے ناصر احمد شیخ ہیں اور اس کے بعد ایک نظم عبد المنان ناہید کی اور ایک احمد ندیم قاسمی کی۔

سانحہ ارتحال میں مکرم عزیز حسین صاحب محمد علی سوسائٹی کراچی کی وفات کا ذکر ہے۔

شمارے 13، اور 14 میں اداریہ کا عنوان ہے "مایوسی کا شکار معاشرہ" اور اس کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک نظم بزبان عربی اور "صداقت رسول ﷺ کا دائمی ثبوت" محمد ارشد وڑائچ کی تحریر۔ جس کے بعد خواجہ مظفر احمد کی ایک تحریر "مہلک سوغات" شامل اشاعت ہے۔ محمد ارشد وڑائچ صاحب کا ایک مضمون "حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ" بھی شامل اشاعت ہے اسی طرح اصغر گونڈوی کی ایک نظم "میری آنکھیں بند ہیں اور چشم انجم باز ہے" طنز و مزاح کے سلسلے میں علی عباس حسینی کی تحریر کا عنوان کاہلی ہے۔ اور ایک آخری صفحہ پر عبد المنان ناہید اور محمود سرحدی کی نظمیں ہیں۔ اور حاجی لق لق کا ایک اظہاریہ آخری تحریر نکتہ سنج شاعر اور استادِ فن ہے۔

(ن۔س)

بقیہ صفحہ 3

سامنے آئے اور وہ جھٹ اسے قبول کر لے۔ کیونکہ بدی کا مقابلہ ارادے کی قوت سے ہوتا ہے۔ اور وہ اس وقت تک نہیں پیدا ہو سکتی جب تک بچہ اچھے اور برے دونوں قسم کے بچوں سے نہ ملے جس بچے کو گھر بند رکھا جائے۔ اور کسی سے ملنے نہ دیا جائے۔ وہ پچاس برس کی عمر میں بھی لڑکا ہی رہے گا۔ کیونکہ اس کی مثال اس کانچ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

کے برتن کی سی ہوگی۔ جیسے ذرا ٹھوکر لگی اور وہ ٹوٹ گیا۔ جب بھی کوئی بدی اس کے سامنے آئے گی وہ مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ لیکن اگر وہ لوگوں سے ملتا رہے۔ تو اس کے اندر شناخت پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ نیکی کیا ہے۔ اور بدی کیا ہے۔ اور بدی سے بچنے کی طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ جن بچوں کی ہمیشہ سختی کے ساتھ نگہداشت کی جاتی ہے وہ بہت کمزور ہوتے ہیں۔ اور وہ اگر نیکی بھی کرتے ہوں تو عادت کے ماتحت نہ کہ بدی کے مقابلے کی طاقت کی وجہ سے یہی وجہ ہے کہ بدی کے پیش ہونے پر بہت جلد اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح جن کو بالکل آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور کسی قسم کی نگرانی نہیں کی جاتی۔ ان کی مثال ان بھیڑوں کی ہے۔ جنہیں بھیڑیوں کے آگے چھوڑ دیا جائے۔ اگر وہ بداخلاقی سے بچے رہیں یا ان کی کسی طرح اصلاح ہو جائے۔ تو اس میں ان کے ماں باپ کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ لیکن اگر وہ تباہ ہو جائیں۔ اور ان کے اخلاق برباد ہو جائیں۔ تو اس کے ذمہ دار ماں باپ ہوتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے فرض کی ادائیگی سے غفلت کی۔ اور اپنی اولاد کی کچھ نگرانی نہ کی۔ غرض بچوں کے اخلاق کی درستی میں میانہ روی اختیار کرنی چاہئے نہ تو اتنی تنگی کرنی چاہئے۔ کہ وہ کسی سے مل ہی نہ سکیں۔ اور نہ اتنی آزادی دینی چاہئے کہ وہ جو چاہیں کرتے پھریں اور ان کی کوئی نگہداشت نہ کی جائے۔

بقیہ صفحہ ۱

ہوں اور ایسا غناء کا سلوک کروں گا جس سے تم حمد کے ترانے گاؤ اور پہلے سے بڑھ کر مجھے حمید سمجھو گے۔ پس بنگلہ دیش ہو یا یوگنڈا ہو یا دوسری جماعتیں وہ اس پیغام کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی پیش کرتے وقت پہلے اپنی نیتوں کو درست اور پاک کریں اور جو سب سے اچھا ہے وہ پیش کریں۔ جس میں گندگی مل گئی ہے' وہ مال جو گندہ ہے' جو رشوت کی کمائی ہے مثلاً یا حرام خوری ہے' لوگوں کے پیسے کھا کر اکٹھا کیا گیا ہے وہ خدا کے حضور پیش ہو ہی نہیں سکتا۔ آپ کو پتہ ہے اس لئے آپ نے نیت کرتے وقت فیصلہ کرنا ہے کہ محض پاک مال جو میرے علم میں پاکیزہ اور صاف ستھرا ہے وہی میں پیش کروں گا۔

(از خطبہ 9۔ جون 1995ء)

عطیۂ خون

خدمت بھی

عبادت بھی

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

ولادت

○ مکرم نعیم احمد صدیق صاحب ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 10۔ اگست 1995ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ عزیزہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی سابق کارکن دفتر مال ثانی کی پوتی اور چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ (دفتر وصیت) کی نواسی ہے۔

بچی کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت "ضوفشان نعیم" عطا فرمایا اللہ تعالیٰ بچی کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم عبدالناصر منصور مربی سلسلہ کے چھوٹے بھائی عبدالرحمان ادریس پر چند دن قبل پختہ دیوار گر گئی تھی جس کی وجہ سے اس کو شدید چوٹیں آئی ہیں اور ابھی تک اس کے لئے ہلنا بھی دشوار ہے۔ عزیز کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

یوم تحریک جدید
27۔ اکتوبر منایا جائے

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ 27۔ اکتوبر 1995ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے اور جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ بھی دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو ارسال فرمائیں۔

مربیان و معلمین سلسلہ سے یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے تعاون کی درخواست ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

کنیئرڈ کالج لاہور میں
کمپیوٹر کلاسز کا اجراء

○ کنیئرڈ کالج ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام کنیئرڈ کالج لاہور میں 8 ہفتوں پر مشتمل مندرجہ ذیل کورسز کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ کلاسز بعد از دوپہر ہوں گی۔ تمام کورسز کے ساتھ DOS کی بنیادی تعلیم بھی دی جائے گی۔ صرف طالبات / خواتین داخلہ کی اہل ہیں۔

داخلہ فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 23-10-95 مقرر ہے۔

کورسز کی تفصیل:۔

1-Basic- 2-Lotvs-
3- Ms Word- 4-Foxoro

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ 18-10-95 ملاحظہ فرماویں۔

(نظارت تعلیم)

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت حضرت صاحب
کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری
اعلانات

(1) **امانت یکصد یتامیٰ** جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) **مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں** حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت' ربوہ)

نعم البدل

○ عزیز مسابق احمد ابن مکرم مبارک احمد وڑائچ صاحب معلم وقف جدید بعمر تین سال مورخہ 1-10-95 کو بمقام نوکوٹ ضلع میرپور خاص میں بقضاء الٰہی وفات پا گیا۔ عزیز مسابق احمد وقف نو میں شامل تھے اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔

عہدیداران و مربیان کرام
سے گزارش

1۔ اولاد کی تربیت اور اس کو (کلام الٰہی) پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔

2۔ عہدیداران جماعت اور مربیان کرام (کلام الٰہی) پڑھانے کا باقاعدہ انتظام کریں۔

3۔ مجلس موصیان۔ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنات بھی تعلیم (کلام الٰہی) کے لئے بھرپور کوشش کریں۔

(کلام الٰہی) کے پروگراموں کو رائج کرنے کے لئے واقفین عارضی کی فوری ضرورت ہے۔ پس جماعت کا ہر فرد مرد ہو یا عورت ہر سال کم از کم دو ہفتے وقف کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث ہے۔

"اے زمین و آسمان کے نور! تو ایسے حالات پیدا کر دے کہ دنیا کا مشرق بھی اور دنیا کا مغرب بھی۔ دنیا کا جنوب بھی اور دنیا کا شمال بھی نور (کلام پاک) سے بھر جائے اور سب شیطانی اندھیرے ہمیشہ کے لئے دور ہو جائیں۔"

(نظارت اصلاح و ارشاد۔ وقف عارضی)

موصیان کرام

○ پنشن کے کمیوٹ شدہ پر حصہ آمد کی ادائیگی لازمی ہوگی اور موصی کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ ہر حصہ آمد یکمشت ادا کرے۔ اسی طرح گریجویٹی پر حصہ آمد یکمشت ادا کرنا لازمی ہوگا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19- اکتوبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 18 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ پاک فوج کے سربراہ جنرل عبدالوحید نے کہا ہے کہ فوج کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ جوان خود کو پیشہ وارانہ امور تک محدود رکھیں کسی اور کام میں وقت ضائع نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ جوانوں کے مفادات پر کوئی زد نہیں آنے دی جائے گی۔ فوج غیر سیاسی ادارہ ہے سیاست سیاستدانوں کا کام ہے۔ ہمیں صرف سپاہی کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دینے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ پنشن کی کمیوٹیشن روک دینے کی افواہیں غلط ہیں حکومت بھی کئی بار وضاحت کر چکی ہے۔ اس کے باوجود لوگ شکوک و شبہات کا شکار ہیں۔ پنشن کے نظام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ آرمی چیف آزاد کشمیر رجمنٹ کی بٹالین کے دربار سے خطاب کر رہے تھے۔

○ امریکہ کے موقر اخبار واشنگٹن پوسٹ نے لکھا ہے کہ گرفتار شدہ فوجی افسر جنرل وحید اور بے نظیر بھٹو کو ہٹانا چاہتے تھے۔ اعلیٰ فوجی افسروں کی رائے تھی کہ آرمی چیف اور وزیراعظم کشمیر کاز پر سودے بازی کر چکے ہیں۔ لہٰذا دونوں کو منظر سے ہٹا دینا چاہئے۔ یہ فوجی افسر کشمیری حریت پسندوں کو ہتھیار فراہم کر رہے تھے۔ گرفتاری کا مقصد براؤن ترمیم کی حتمی منظوری سے قبل کانگریس کو بنیاد پرستی کے خلاف قائل کرنا تھا۔ جنرل وحید نے آئی ایس آئی کے سربراہ جنرل جاوید ناصر کو 12 ملکوں کے انتہا پسند فوجی گروپوں کو فوجی امداد دینے پر برطرف کر دیا تھا۔

○ بے نظیر حکومت کی دوسری سالگرہ پر سندھ کے شہری علاقوں میں مکمل ہڑتال کا تحفہ دیا گیا۔ 7۔ کارکنوں کو پولیس کی حراست میں ہلاکت کے خلاف ایم کیو ایم کی اپیل پر کراچی اور سندھ کے دیگر علاقوں میں زندگی مفلوج ہو گئی۔ حکومت کے خلاف یہ ایم کیو ایم کی 18 ویں ہڑتال تھی۔ حیدر آباد' لطیف آباد' کوٹری' ٹنڈو محمد خان' میر پور خاص' ٹنڈوالہ یار' شہداد پور' سانگھڑ' نواب شاہ اور سکھر میں کاروبار اور ٹرانسپورٹ مکمل بند رہے۔ ہڑتال رکوانے کے لئے حکومت کی تمام کوششیں ناکام رہیں۔ مختلف علاقوں میں فائرنگ اور تشدد کے واقعات میں 8۔ افراد مارے گئے۔ 3۔ گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ مسافر بس میں فائرنگ سے ایک مسافر ہلاک ہو گیا۔ درجنوں افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ اپوزیشن کے ڈپٹی لیڈر مسٹر گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ اپوزیشن نے خود کو فوجی افسروں کی گرفتاری کے معاملے سے الگ تھلگ کر لیا ہے۔ اس مسئلے پر قومی اسمبلی کا اجلاس بلانے کا ارادہ بھی ملتوی کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر لغاری کے خلاف ہمارا ایبز فائر قائم ہے۔

○ آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل حمید گل نے کہا ہے کہ ہم سب اور فوج کا ہر جوان بنیاد پرست ہے۔ بنیاد پرستی کوئی جرم نہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ فوجی افسر حکومت کے خلاف بغاوت کرنا چاہتے تھے۔ تاہم ہو سکتا ہے کہ گرفتاری ڈسپلن کی خلاف ورزی سے ہوئی ہو سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل اسلم بیگ نے کہا کہ گرفتاری حساس معاملہ ہے۔ تبصرہ کرنے سے فوج کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ایک اور سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل ٹکا خان نے کہا کہ میرے خیال میں یہ معمول کی کارروائی ہوگی۔ اپوزیشن کے لیڈر جنرل ریٹائرڈ مجید ملک نے کہا کہ آئندہ چند روز میں صورت حال واضح ہوگی پھر کوئی تبصرہ کرنا مناسب ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے اس بارے میں ایک تحریک التوا قومی اسمبلی میں جمع کروادی ہے۔

○ وفاقی وزیر مملکت برائے خزانہ مخدوم شہاب الدین نے کہا ہے کہ واپڈا کو 8 فیصد اضافہ کی اجازت دی گئی تھی۔ اس نے 4 گنا نرخ بڑھا لئے یہ سازش ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ چیئرمین واپڈا کو ہدایت کی گئی ہے کہ بجلی کے بلوں میں اضافہ فوری طور پر واپس لیا جائے۔ شکایات کا جلد ازالہ ہو جائے گا۔

○ بدھ کے روز دو بجکر 33 منٹ پر ملک بھر میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ لاہور' اسلام آباد' پشاور' ملتان' راولپنڈی' چکوال' چترال' سمیت دیگر متعدد علاقوں میں جھٹکے محسوس کئے گئے۔ خدائی جھٹکوں نے توبہ توبہ کرا دی۔

○ جمیعت العلمائے اسلام کے حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ حکومت نے امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اسلامی تحریکیں کچلنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ فوجی افسران کی گرفتاری پر مسلم لیگ (ن) کی خاموشی ناقابل فہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو نان بھٹو کے ساتھ ساتھ نان امریکن وزیراعظم کی بھی ضرورت ہے۔

○ افغانستان کے صدر ربانی کے خلاف طالبان اور دیگر اتحادیوں کے حملے کے بعد اب ربانی حکومت ملک کے صرف ایک چوتھائی علاقے پر رہ گئی ہے۔ ربانی کی فوج کابل کے اطراف کی پہاڑیاں خالی کرانے کے لئے 5 روز سے جدوجہد کر رہی ہے مگر اسے کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ افغان حکومت نے بانیاں پر طالبان کے قبضہ کی تصدیق کر دی ہے۔ کابل کا محاصرہ تنگ سے تنگ ہوتا جا رہا ہے۔ تاہم ربانی حکومت کی طرف سے کامیابی کے دعوے بھی کئے جا رہے ہیں۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ بھارتی سکھوں کی طرح کراچی میں بھی دہشت گردی کی تحریک ختم ہو چکی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ دہشت گردی مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے۔ البتہ ان کی کمر ٹوٹ چکی ہے لیڈر شپ ختم ہے۔ صرف 3۔ 4 لیڈر رہ گئے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے نیویارک میں کہا ہے کہ نوابزادہ نصر اللہ خان کشمیر کے متعلق اپنی ناکامیوں کا بوجھ مجھ پر ڈالنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موٹر وے منصوبے میں پہلی رکاوٹ سابق صدر غلام اسحاق نے ڈالی۔

○ جمہوری وطن پارٹی نے بلوچستان کے گورنر جنرل ریٹائرڈ عمران اللہ خان کے خلاف سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ محمد اکبر بگتی اور ان کے خاندان کی ذاتی جائیداد پر مشتمل اراضی کو بندلانی قبیلہ کے نام منتقل کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ میں فوج کا مخالف نہیں ہوں۔ صرف کرپٹ جرنیلوں کے خلاف ہوں۔ پاکستان میں جانے اور بات کرنے کا موقع دیا جائے تو تین سال کے اندر اندر جاگیرداری نظام ختم کر سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ عمران فاروق محفوظ ہیں۔ جی ایچ کیو کو اپنی سوچ بدلنی چاہئے۔

○ وزیراعظم بے نظیر کے دورۂ امریکہ سے فوری پہلے امریکی انتظامیہ نے براؤن ترمیم کی پھر سے حمایت کر دی ہے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے اپنی حکومت کے دو سال مکمل ہونے پر قوم کے نام ایک پیغام جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ قومی اتفاق رائے ہماری منزل ہے لیکن اصولوں پر مفاہمت نہیں ہوگی۔ ہم سیاست کو جرائم سے پاک کرنا چاہتے ہیں کراچی میں دہشت گردی ختم کر دیں گے۔ وفاق اور صوبوں میں جتنی قربت آج ہے اس سے پہلے کبھی نہیں تھی۔ پاکستان سیاسی و اقتصادی استحکام کی راہ پر گامزن ہے منتخب حکومت کے عوامی خدمت کے تیسرے سال میں داخل ہونے کی تاریخی لمحہ پر ہمارے ضمیر مطمئن ہیں۔

○ اپوزیشن نے پیپلز پارٹی کی حکومت کے دو سال مکمل ہونے پر جو "حقائق نامہ" جاری کیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ حکومت کے سیاہ کارناموں سے ملکی سلامتی اور سیاسی نظام کو خطرہ ہے عوام نے ناکام حکومت کو مسترد کر دیا ہے۔ اس سے اس کا سیاسی اقتدار ختم ہو چکا ہے۔ لوگ بدترین اقتصادی صورت حال سے دوچار ہیں۔ قومی اسمبلی نام نہاد خود مختار ادارہ بن کر رہ گئی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ آئندہ کسی ایس ایچ او کا ایک سال سے پہلے تبادلہ نہیں کیا جائے گا۔

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: 643

احمد ڈینٹل کلینک
دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ ڈرانا منیر احمد
3½ تا 7½ بجے شام
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

ضیاء آرنیکا ہیئر آئل
سر کے بالوں کی خشکی، سکری، سفیدی اور بال گرتے ہوں تو بفضل خدا بہترین ٹانک ہے۔ میڈیکل اور جنرل سٹورز سے بھی حاصل کریں
تیار کردہ: الضیاء فارمیسی آف بھٹی ہومیو کلینک رحمت بازار ربوہ

طب یونانی میں ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-254634
فیکس: 0431-219065

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زد جام عشق خاص	۶۰ گولی	۸۰۰ روپے
نواب شاہی گولیاں	۶۰۰ گولی	۱۰۰۰ روپے
سونے چاندی کی گولیاں	۳۰ گولی	۲۰۰ روپے
شباب آور موتی	۳۰ گولی	۸۰ روپے
حب نشاط	۲۰ گولی	۴۰ روپے

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ۔ گولبازار۔ ربوہ
فون نمبر 212434 (04524)
فیکس 534 (04524)

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21۔ ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 7125089
7235175 - 7355422